مکرانی بلوچوں کی شادی بیاہ: ایک جائزہ

امان اللہ بلوچ*

ڈاکٹر شہباز خان**

Abstract

Culture is a component of norms and social behaviour of human society which playes a vital role in building up a socity. A culture is a way of life of a group of people, the behaviours, beliefs, values, and symbols that they accept, generally without thinking about them, and that are passed along by communication and imitation from one generation to the next. Some aspects of human behaviour such as language, social practices such as kinship and marriage, in other components are expressive such as art, music and dance.

If anyone is interested in knowing the culture and cultural values of a nation, then it is mandatory to know the basic components of culture. One of the chief component of culture is the marriage system. Marriage is a universal institute all over the world and it is the primary unit of the family, without the institution of marriage the family is incomplete. Marriage can be recognised by a state, an organization or religious authority, a tribe group, a local community or peers. The Baloch nation has a rich culture with respective to marriage.

This research article reflects whole norms, values and customs of different types of marriages in Baloch society in general and in Mekran in particular.

* ایم فل اسکالر شعبہ بلوچی، جامعہ بلوچستان کوئٹہ۔

** اسسٹنٹ پروفیسر، پاکستان سٹڈی سنٹر، یونیورسٹی آف پشاور۔

تعارف

دنیا میں تمام اقوام کے اپنے اپنے عقائد اور رسومات ہوتے ہیں جنکی روشنی میں وہ زندگی گزارتے ہیں۔ منگنی اور شادی بیاہ کے حوالے سے لوگ اپنی رسومات کو مد نظر رکھ کر وہی مروجہ اصول اپناتے ہیں جو اُن پر روز اول سے معاشرتی طور پر لاگو ہیں۔

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ بلوچوں کی منگنی اور شادی بیاہ کی رسومات دیگر اقوام کی رسومات سے نہ صرف منفرد ہیں بلکہ ان میں بہت سی اہم خوبیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ جن میں مالی تعاون (بجّار) اور اجتماعیت (ھشر) کی رسومات قابل ذکر ہیں۔ چونکہ اس تحقیقی جائزے میں صوبہ بلوچستان کے مکران ڈویژن کے بلوچوں کی شادی بیاہ کی رسومات اور اقسام کا ذکر ہے اس لئے اس میں پوری بلوچ قوم کے رسم و رواج بیان نہیں کئے جائیں گے کیونکہ بلوچ قوم نہ صرف پاکستان، ایران اور افغانستان میں آباد ہے بلکہ بلوچ کثیر تعداد میں خلیجی ممالک، روس، ہندوستان اور افریقہ میں رہائش پزیر ہیں اور انہوں نے وہاں کے علاقائی لوگوں کے رسم و رواج اپنائے ہوئے ہیں اس لئے اس بارے وسیع پیمانے پر ایک جامع تحقیق کی ضرورت ہے۔

مکران ڈویژن میں منگنی اور شادی بیاہ کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

۱۔ قولی منگنی

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ منگنی کی یہ قسم قول سے ماخوذ ہے جو انتہائی قریب کے رشتہ دار یا عزیز و اقارب کرتے ہیں۔ ''اس میں جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے یعنی اس کی پیدائش سے قبل اس کا رشتہ کیا جاتا ہے۔ اس طرح کے رشتے مکران کے علاوہ بلوچستان کے دیگر علاقوں میں بھی کئے جاتے ہیں۔''[۱]

۲۔ بچپن کی منگنی

'بلوچوں میں بچپن میں منگنی کی روایت بہت قدیم اور مشہور ہے۔ اس طرح کے رشتے سو فیصد اپنوں میں کئے جاتے ہیں۔ جب بچے بڑے ہوجاتے ہیں تو ان کو یہ علم ہوگا

کہ ان کی منگنی بچپن میں ان کے والدین نے باہمی رضا مندی سے کی ہے ان میں سے بیس فیصد لڑکے اپنی پسند ونا پسند کا اظہار کر کے وہ رشتہ توڑ دیتے ہیں جب کہ لڑکیاں اپنی ماں باپ کی عزت کا لاج رکھتے ہوئے بچپن کی منگنی بخوشی قبول کر لیتی ہیں۔''(۲)''البتہ کچھ ایسے واقعات بھی رونما ہوئے ہیں جن میں انکی شادیاں تو ہوئی ہیں لیکن میاں بیوی کے آپس میں پیار نہیں ہوتا۔ بچپن کی منگنی میں شادیاں نو تا بارہ سال کی عمر میں کرائی جاتی ہیں۔'' ۳

۳۔ اپنوں میں رشتہ داریاں

''مکران میں ۹۶٪ رشتہ داریاں آپس میں چچا زاد، پھوپی زاد، خالہ زاد اور اس طرح کے دیگر قریبی رشتہ داروں میں کی جاتی ہیں۔ اس میں خاندان کا بڑا کردار ہوتا ہے گھر والوں اور خاندان کے بڑے لوگوں کی آپس میں صلاح و مشورے سے رشتے طے کئے جاتے ہیں اس لئے بلوچ قوم میں اس کی بہت بڑی اہمیت ہے۔

۴۔ ایک قبائل کا دوسرے قبائل کے ساتھ رشتہ داری

آپس میں رشتہ داری کے بعد دوسرا قریبی رشتہ داری ہمسایہ سے، دوست سے یا خاندان کی مضبوطی کے لئے دوسرے خاندان سے کیا جاتا ہے۔ اس طرح کی رشتہ داری کافی جست و جو اور تحقیقات کے بعد کی جاتی ہے۔ اس میں منگنی اور شادی بیاہ کے اخراجات اور حق مہر آپس کی رشتہ داریوں کی نسبت زیادہ لیا جاتا ہے۔''۴

۵۔ ہڑ پروشی یعنی اپنے سے کم تر لوگوں سے رشتہ کرنا

''اس طرح کی بیشتر رشتہ داریاں محبت کی بنیاد پر کی جاتی ہیں مثلاً اگر کسی بڑے خاندان والے لڑکے کو کسی چھوٹی ذات کی لڑکی سے محبت ہوجائے تو وہ اس سے رشتہ کر کے شادی کر لیتا ہے اس میں نقصان یہ ہوتا ہے کہ اس لڑکے کے خاندان کے لوگ اس کے بچوں سے رشتہ نہیں کرتے۔''(۵)''مکران کے تحصیل اورماڑہ میں اس طرح کے بہت سے رشتے ہوئے ہیں۔''۶

۶۔ بلوچ قوم کی دوسری اقوام سے رشتہ داریاں

''زمانہ قدیم میں مکران کے بلوچوں نے بہت سی در قوم یعنی غیر بلوچ و غیر مقامیوں سے رشتہ داریاں کی ہیں جن میں آغا خانی ، پٹھان، سندھی، نیپالی، بنگالی، مہاجر اور فارسی بانوں کو لڑکیاں دی ہیں اور ان سے بدلے میں لڑکیاں لی ہیں۔ اس کی بڑی وجہ معاشی اور مذہبی ہے۔ جب پرانے زمانے میں غیر بلوچ بغرض کاروبار و ملازمت مکران آئے تھے یا کوئی مُلاّ و مذہبی پیشوا کسی مسجد میں نماز پڑھانے یا اس علاقے کے بچوں کو قران سکھانے آجاتا تھا تو وہاں کے مقامی لوگ ان کی پارسائی کو مد نظر رکھ کر ان کے ساتھ اپنی بیٹی کا رشتہ کر دیتے تھے یا اس سرکاری ملازم اور دوکاندار سے رشتہ کرتے جو وہاں پہ مقیم ہوتا۔

مکران کے بلوچوں کی تاریخ میں بیشتر رشتہ داریاں غیر بلوچ مردوں کے ساتھ ہوئی ہیں لیکن آجکل یہ رواج بہت کم ہے کچھ علاقوں کے لوگ غیر بلوچ لڑکیوں کو بیاہ کر اپنے گھر لائے ہیں البتہ اورماڑہ میں وہی پرانا رواج آج بھی رائج ہے۔ معاشی طور پر کمزور ہونے کی وجہ سے وہاں کے لوگ غیروں کے ساتھ رشتہ کرتے ہیں تاکہ ان کی بیٹیاں خوشحال ہوں۔

اگر کوئی غیر بلوچ اپنی بلوچ بیوی ، بچّوں کولیکر اپنا آبائی علاقہ لے گیا ہو تو ان کے بچوں کی زندگی گزارنے کے طریقوں کے ساتھ ان کی دیگر رسومات بھی تبدیل ہو جاتیں ہیں۔ وہ اپنی مادری زبان اور رسم و رواج بھول کراپنے باپ کے علاقائی ماحول میں ڈھل چکے ہیں۔ اس طرح کی رشتہ داریاں بلوچی زبان، لباس(پوشاک) اور رسم و رواج پرکافی اثر انداز ہوئے ہیں۔'' ۷

۷۔ باجائی یعنی بھابی سے شادی

''بلوچ سماج میں یہ رسم عام ہے کہ اگر بھائی فوت ہوجائے تو اس کی بیوی(بھابی) کی رضامندی سے اس کا دیور اس سے شادی کر لیتا ہے۔ تاکہ وہ اپنے فوت شدہ بھائی کے بچوں کی دیکھ بھال کے ساتھ اس کے گھر کو بھی سنبھال سکے۔ اس طرح کی شادی زیادہ تر ان خواتین سے کی جاتی ہیں جو عمر میں چھوٹی ہونے کے ساتھ ساتھ قریبی رشتہ دار بھی ہوں۔''۸

۸۔ وٹہ سٹہ کی شادی

''شادی کی یہ قسم بلوچ قوم کے علاوہ دوسری اقوام میں بھی پائی جاتی ہے۔ بیشتر اپنوں میں مشروط بنیاد پر کی جاتی ہے۔ مکران میں چھ فیصد لوگ وٹہ سٹہ کی شادی کرتے ہیں۔ اس طرح کی شادیوں میں جہیز اور شادی کے دیگر اخراجات(ولور) دونوں فریقین کی باہمی مشاورت سے طے کی جاتی ہیں اکثر ہر کوئی اپنے طور پر مالی اخراجات کا بندوبست کرتا ہے۔'' ۹

۹۔ دوسری شادی

''بلوچوں میں دوسری، تیسری اور چوتھی شادی کرنا ایک عام سی روایت ہے۔ اس کی اہم وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ پہلی بیوی کا مرد کے مزاج کے مطابق نہ ہونا۔

۲۔ مرد کی خدمت سے قاصر رہنا۔

۳۔ اُس کی خواہشات اور تمنا ئیں پوری نہ کرنا۔

۴۔ بیوی کا بیمار اور بانجھ ہونا۔

۵۔ خاندان کی بہتری اور افزائش نسل کے لئے دوسری شادی کرنا۔

مذکورہ بالا کے علاوہ مرد حضرات بہت سی وجوہات کی بناء پر دوسری شادی کو ایک ضروری امر سمجھتے ہیں۔ اس طرح کی شادی میں اگر لڑکی کنواری ہے تو اس کے گھر میں شادی کے تمام رسومات ادا کئے جاتے ہیں اور اگر شادی بیوہ عورت سے ہورہی ہے تو صرف نکاح ہوتا ہے۔ مرد شادی کے تمام اخراجات نقد رقم کی صورت میں لڑکی کے گھر والوں کو دے دیتا ہے۔'' ۱۰

۱۰۔ بڑی عمر کی شادی

''شادی کی یہ قسم کیچ اور پنجگور کے گچکی قبیلہ اور گوادر و جیونی میں شہزادگ قبیلہ کے لوگوں میں پایا جاتا ہے جو عمر کے کسی خاص حد تک پہنچنے کے بعد شادی کر لیتے ہیں اور اپنی

بیٹیوں کا رشتہ اپنوں کے علاوہ دوسرے قبائل میں نہیں کرتے ۔ پنجگور کا علاقہ سوردو میں قمبرانی قبیلہ کے لوگ پینتیس تا پچاّس سال کی عمر میں اپنے بچوں کی شادیاں کرادیتے ہیں۔''۱۱

۱۱۔ بیوہ اور رنڈوا کی شادی

''گزشتہ زمانے میں مکران میں بیوہ اور رنڈوا کی شادیاں انتہائی کم قیمت پر ہو جایا کرتی تھیں۔ جب کسی کی بیوی یا خاوند فوت ہوجاتا تھا تو اس کے لئے مناسب رشتے مل جا تے تھے ۔ بیوہ کے لئے سب سے پہلے مذہبی لوگ خاص کر محلے کا مُلاّ یا مسجد کا پیش امام سنت سمجھ کر رشتہ کے لئے اپنا پیغام بھیج دیتا تھا کیونکہ اس طرح کی شادی کے لئے کوئی زحمت نہ اُٹھانی پڑتی تھی ، ویسے بھی بیوہ عورت اپنی ولی اور وکیل خودہوتی ہے اور دوسری شادی کے لئے اسے ا پنے کسی عزیز اقارب سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس لئے بہت سی بیوائیں عدّت پوری کرنے کے بعد فوری طور پر شادی کر لیتی تھیں تاکہ اس کا نیا شوہر اس کے ساتھ ساتھ اس کے بچوں کی دیکھ بھال کر سکے۔

مکران میں گزشتہ زمانے کے ایسے بہت سے واقعات موجود ہیں جن میں ایک بیوہ عورت نے پہلے شوہر کی وفات کے بعد دوسری اسکے وفات کے بعد تیسری، پھر چوتھی اور پانچویں شادی کی ہے جب کہ اسی طرح رنڈوا مردوں کی دو سے پانچ تک شادیوں کی زندہ مثالیں موجودہیں۔ بہت سے لوگوں نے بیوہ اور رنڈوا سے ان کی مالی حیثیت کو دیکھ کر ان سے شادیاں کی ہیں۔

آجکل مکران میں بیوہ اور رنڈوا شادیاں کرتے ہیں لیکن گزشتہ ادوار کی طرح اس رسم میں وہ روانی نہیں ہے۔ اس کی بنیادی وجوہات معاشی خوشحالی اور ان کے سابقہ بچوں کی طرف سے دوسری شادی کو معیوب سمجھ کر ماں کو اس کی اجازت نہ دینا جیسے عوامل شامل ہیں۔

بلوچ معاشرے میں طلاق یافتہ عورت سے بہت کم شادی کی جاتی ہے جبکہ بیشتر رنڈوا کنواری لڑکیوں سے شادی کے خواہشمندہوتے ہیں۔ کنواری لڑکی سے شادی کے لئے رنڈوا مرد سے شادی کے تمام اخراجات نقد رقم کی صورت میں وصول کئے جاتے ہیں اور

شادی کی تمام رسومات باقاعدگی سے ادا کی جاتی ہیں جبکہ بیوہ عورت سے شادی کی صورت میں صرف نکاح ہوتا ہے اس کے ہاں کوئی رسم ادا نہیں کی جاتی۔''۱۲

۱۲۔ خون بہا کے بدلہ رشتہ داری

'' زمانہ قدیم سے بلوچوں کی روایت رہی ہے کہ اگر کسی آدمی کے ہاتھوں کوئی قتل ہوجاتا ہے تو بلوچی جرگہ میں یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ خون بہا کے بدلے قاتل مقتول کے خاندان میں اپنا انتہائی قریبی لڑکی یعنی اپنی بہن، بھانجی، بھتیجی، چچا زاد یا پھوپی زاد بہن کا رشتہ دیدے تاکہ خون کی قیمت کے ساتھ ساتھ آپس میں رنجشیں دور ہوکر دونوں خاندان شیر وشکر ہوجائیں۔

مکران کے ضلع پنجگور کے مضافاتی علاقہ گوارگو، پروم، تربت کے علاقے بلیدہ، زعمران، دشت، بل نگور، مند، تمپ اور گوادر کے تحصیل جیونی میں خون بہا کے بدلے رشتہ داریاں کی گئی ہیں۔''۱۳

۱۳۔ اجتماعی شادی

'اجتماعی شادی کی یہ رسم مکران کے ساحلی علاقوں میں ادا کی جاتی ہے جب کوئی امیر آدمی اپنے بچے کی شادی کراتا ہے تو وہ اپنے غریب عزیز واقارب کی شادیوں کا خرچہ برداشت کر لیتا ہے اور تقریباً دس سے بیس جوڑوں کی اکھٹا شادی کرادیتا ہے۔ جن میں ان کا اجتماعی دعوت ولیمہ اور نکاح ہوتا ہے اور بعد میں رخصتی ہوجاتی ہے۔ اجتماعی شادی کی رسم بلوچوں کے اتحاد و اتفاق اور بھائی چارگی کی ایک اہم علامت ہے۔''۱۴

۱۴۔ محبت کی شادی

''مکران میں شادی کی اس قسم کا آغاز نئے دور سے ہوا ہے جس میں خوبصورتی، علاقہ، خاندان، اپنا اور بیگانہ نہیں دیکھا جاتا بلکہ اس میں صرف محبت دیکھی جاتی ہے۔ محبت کی شادی میں رشتہ داری دو طرح سے کیجاتی ہے پہلا یہ کہ لڑکا اپنی محبت کا اظہار اپنے گھر والوں سے کرتا ہے اگر اس کے گھر والے مناسب سمجھتے ہیں تو وہ لڑکی کے گھر جا کر رشتہ

مانگ لیتے ہیں ، دوسرا یہ کہ اگر لڑکا اور لڑکی کے گھر والے ان کی محبت سے ناخوش ہیں اور اس رشتہ میں ان کی رضامندی شامل نہیں اور اس میں رخنہ ڈالیں تو وہ دونوں راہ فرار اختیار کر کے کراچی اور سندھ کے دوسرے علاقوں میں جاکر کورٹ میرج کر لیتے ہیں۔ ایسے معاملات میں بہت سے والدین یا تو اپنے بچوں سے تعلقات توڑ دیتے ہیں یا گھر آمد پر اُن کو قتل کر دیتے ہیں۔

پنجگور ، تربت اور پسنی میں اس طرح کے شادی شدہ جوڑے قتل کئے گئے ہیں۔ اورماڑہ ، جیونی اور گوادر میں بھی محبت کی شادیاں ہوئی ہیں لیکن ان کے پیچھے قتل و قتال نہیں ہوا ہے ۔ بلوچ معاشرے میں لڑکی کا کسی لڑکے کے ساتھ بھاگ جانا ایک انتہائی بُرا و ناپسندیدہ عمل اور گناہ تصور کیا جاتا ہے اور بلوچی روایات کے منافی قرار دیا جاتا ہے۔'' ۱۵

۱۵۔ حلالہ

''کسی چیز کو حلال کرنا۔ زمانہ قدیم میں بلوچوں میں حلالہ کے ذریعے شادی کی روایت عام تھی اگر کوئی مرد جذبات میں آکر اپنی بیوی کو طلاق دیکر بعد میں نادم ہوتا یا دونوں طرف سے پشیمانی ہوتی، تو وہ دوبارہ نکاح کے لئے رضا مند ہوتے۔ عدت گزر جانے کے بعد وہ عورت اپنی سابقہ شوہر کے کہنے پر مشروط بنیاد پر کسی دوسرے مرد سے نکاح کر کے کچھ دنوں کے بعد اس سے طلاق لے لیتی اور پھر عدت پوری ہونے کے بعد اس کا پہلا شوہر اس سے نکاح کر لیتا تھا۔

حلالہ کی شادی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنی حیثیت کھو چکی ہے۔ دور جدید میں مذہبی لوگوں کے عمل دخل سے حلالہ کی شادی کو ایک غیر اسلامی اور جاہلانہ رسم قرار دیا گیا ہے اس لئے اس پر عمل در آمد نہیں ہوتا۔'' ۱۶

خلاصہ

مذکورہ عنوان پر تحقیق کرنے کا مقصد بلوچ قوم کی طرز زندگی کے ساتھ ساتھ ان کی منگنی اور شادیوں کی اقسام کا باریک بینی سے جائزہ لینا تھا کیونکہ مکران میں بلوچ قوم کے بہت سے قبائل آباد ہیں اور ان سب کا کسی رسم کو ایک جیسے ادا کرنا یا ہر کسی کا اپنے انداز

میں اپنانا ایک وسیع تحقیق اور جستجو پر منحصر ہے۔ بلوچوں کی منگنی اور شادیوں کی رسومات میں معاشی مسائل، عقائد و نظریات، مذہب ، اناپرستی و غیرت جیسے معاملات کا بڑا عمل دخل ہے۔

طریقہ تحقیق

مذکورہ عنوان پر اس سے بیشتر کوئی اس طرح کی جامع تحقیق سامنے نہیں آئی ہے کہ جس کی روشنی میں معلومات اکھٹی کے جا سکیں۔ اس لئے تحقیق کے لئے بیانیہ تحقیق کے طریقوں کو بروئے کار لایا گیا۔ جس میں حالات ، واقعات، عقائد و رسومات کا سروے، سوالناموں، مفروضات، مشاہدات اور تجزیہ کے ذریعے ابتدائی اور ثانوی اکٹھا کیا گیا موضوع سے متعلق کتابوں سے دستیاب مواد لینے کے علاوہ مکران کی مکمل حد بندی اورجغرافیائی تصویر کشی کے بعد آبادی کو قلم بند کیا گیا۔ آبادی کے مختلف حصوں سے طبقہ وار نمونہ بندی کے ذریعے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو چنا گیاجن میں بلوچ کلچر سے واقف ادبی شخصیات، مرد ، عورت، دولہا، دُلہن اور ان کے والدین، انکے ساتھی، شادی کی دعوت دینے والے مرد وخواتین، ساز گر اور گلوکار، شادی کیلئے کھانا بنانے والے باورچی، سونار، دوکاندار، زمیندار، مولوی اور نکاح خوان، نکاح کے وکیل، بیوہ، رنڈوا، سوتن اور خدمت گار مرد و خواتین کو شامل کیا گیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ شاہوانی عبدالقادر، ''بلوچی دود ءُ ربیدگ''ص۲۳۶، بلوچی اکیڈمی کوئٹہ، ۲۰۱۰ء۔

۲۔ کچکی یوسف واجہ،کیچ، 24 مئی 2016ء، وقت صبح 12:10منٹ پر بالمشافہ گفتگو۔

۳۔ نور احمد، ''بلوچ قوم اور اس کی تاریخ'' ص۴۰، بلوچی اکیڈمی کوئٹہ، ۱۹۹۴ء۔

۴۔ شاہوانی عبدالقادر، ''بلوچی زبان و ادب'' ص۱۹۳، بلوچی اکیڈمی کوئٹہ، ۲۰۱۶ء۔

۵۔ دشتی نصیر، ڈاکٹر، '' دی کلچرل کنکس آف ہیلتھ، ص ۸۶، بلوچی اکیڈمی کوئٹہ، ۲۰۱۶ء۔

۶۔ بلوچ صبیحہ کریم ، اورماڑہ، 30جون 2016ء، وقت صبح 10:10 منٹ پر فون پہ سوالات کے جوابات لئے گئے۔

۷۔ حکومت بلوچستان، نظامت ثقافت، ''ثقافت و ادب وادی بولان میں''، ص۱۸۴، گوشہ ادب کوئٹہ، ۲۰۱۳ء۔

۸۔ دشتی جان محمد، ''بلوچی لبز بلدُ'' ص۹۰، بلوچی اکیڈمی کوئٹہ ۲015ء۔

۹۔ مری رفیق، پنجگور، 13 اپریل2016ء، وقت دن11:20 منٹ پر بالمشافہ گفتگو۔

۱۰۔ دشتی جان محمد، ''دی بلوچ کلچرل ہیریٹیج'' ص ۸۰، رائل بک کمپنی کراچی، ۱۹۸۲ء۔

۱۱۔ ایم انور رومان، پروفیسر، ''بلوچستان گزیٹیئرز'' ص۱۴۷، گوشہ ادب کوئٹہ، ۱۹۸۸ء۔

۱۲۔ بادینی یار جان، ''ماھتاک بلوچی زند'' ص ۳۷، زند اکیڈمی نوشکی، مارچ ۲۰۱۲ء۔

۱۳۔ عامل یعقوب، چکار''ص ۸۷، دیدگ پبلیکیشنز پنجگور، ۲۰۱۱ء۔

۱۴۔ شاہوانی عبدالقادر، بلوچی دود ءُ ربیدگ، ص۷، بلوچی اکیڈمی کوئٹہ، ۲۰۱۰ء۔

۱۵۔ بلوچ ہیومن رائیٹس کونسل، ''انسانی حقوق ''ص۲۶، یونائیٹڈ پرنٹرز کوئٹہ، ۲۰۱۳ء۔

۱۶۔ صالح ابن غانم السدلان، ''فقہ آف میرتج ان دی لائیٹ آف قرآن اینڈ سُنّۃ'' ص۲۰۶، مدینہ یونیورسٹی سعودیہ، ۲۰۰۹ء۔